RS. 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۵۱ شمارہ ۴۳ ۳۰ اگست تا ۵ ستمبر ۲۰۰۲ء ۲۰ تا ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ

گجرات اسمبلی انتخابات ابھی نہ کرانے کا

الیکشن کمیشن کا فیصلہ

فاشزم پر جمہوریت کی شاندار فتح

الیکشن کمیشن نے گجرات میں اسمبلی انتخابات کو دسمبر تک ملتوی کرکے مودی کے منہ پر جو طمانچہ رسید کیا ہے مودی ہی نہیں پوری سنگھ لابی ایک طویل عرصے تک اس کی کسک محسوس کرتی رہیگی

محمد سالم جامعی

صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے جواب بھی چیف الیکشن کمشنر مسٹر جے ایم لنگدوہ اور ان کے دونوں ساتھیوں نے فساد زدہ گجرات کا دورہ کرکے اور وزیر اعلیٰ نریندر مودی کے اس جھوٹ کا پردہ فاش کرکے کہ گجرات میں حالات معمول پر آگئے ہیں مودی کے منہ پر زبردست طمانچہ رسید کیا ہے۔ پہلے کمیشن کی تو کسی ٹیم نے ان انتخابی حلقوں کی گیارہ علاقوں کا دورہ کرکے وہاں کی صورتحال کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کی طرف سے گودھرا واقعہ کے بعد بھڑکائی گئی آگ میں اس پاسنگ ٹیم نے جو نتیجہ اخذ کیا تھا وہ بالکل صاف تھا کہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے کسی بھی طرح انتخابات نہیں کرائے جاسکتے۔

حالانکہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ گجرات میں اب جلدی انتخابات امکان سے خارج نہیں اس لئے کہ الیکشن کمیشن نے صاف طور پر بتادیا ہے کہ اس وقت گجرات میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کیوں نہیں کرائے جاسکتے لیکن اس فیصلے نے مودی کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا ہے اور وہ یہ سوچ سوچ کر گھلے جارہے ہیں کہ گزرنے والا ہر ایک دن ان کے اقتدار کا وقت کم کررہا ہے۔

اپنی رپورٹ میں کمیشن نے گجرات میں جلدی انتخابات نہ کرانے کی مندرجہ ذیل وجوہات بتائی ہیں

- فساد زدہ علاقوں میں سے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اجڑ گئی ہے۔
- اقلیتی فرقہ ابھی بھی خوف و دہشت میں مبتلا ہے۔
- ووٹر لسٹوں کی جانچ کرانا باقی ہے تاکہ پتہ چل سکے کتنے ووٹر غائب ہیں اور کتنے واپس آچکے ہیں۔
- ووٹروں کی شناخت کو یقینی بنانے کے لیے شناختی کارڈ اور دیگر دستاویز موجود نہیں ہیں جن کا ہونا ضروری ہے۔
- اس بات کا پتہ لگانا بھی ضروری ہے کہ گجرات حکومت نے امداد اور آبادکاری کا کتنا کام کیا ہے اور کیا فساد زدگان کو مکانات اور معاوضہ دے دیئے گئے ہیں اور کیا ان کی بستیاں محفوظ ہیں؟
- اس بات کو دیکھنا بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کو دہشت زدہ کر دیا گیا ہے کیا وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ بے خوف ہو کر ووٹ دے سکیں۔
- اس بات کا جائزہ بھی لیا جانا ہے کہ فساد کے دوران کتنے لوگ بے گھر ہوئے اور اس بات کا پتہ لگانا کہ سیاستدانوں اور فسادیوں کے خلاف پولیس نے کتنے مقدمات قائم کیے ہیں۔

ان تمام امور پر غور کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کے سامنے یہ افسوسناک حقیقت آئی کہ اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کیا گیا ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن نے فسادات کے بعد ووٹر لسٹوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ریاستی حکومت نے اس سے تعاون نہیں کیا، اس طرح قتل عام کے شکار لوگوں کی آبادکاری کے لیے بھی کچھ نہیں کیا گیا۔ کمیشن نے اس بات کو اپنی آنکھوں سے صاف طور پر دیکھا کہ اقلیتی فرقہ بے یقینی کی کیفیت سے دوچار اور ڈرا ہوا ہے۔ ان کی لاچاری جسمانی اور نفسیاتی دونوں طرح کی ہے۔ ان کو گھروں سے نکال دیئے جانے کے بعد ان کے پاس اپنے ٹھکانے کے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن کے ایک افسر نے کہا کہ ہمارا گجرات کا دورہ کوئی رسمی دورہ نہیں تھا بلکہ ایک تحقیقی دورہ تھا اور ہم نے بغیر تھکے اس کام کو انجام دیا ہے۔

اس کو ختم کرلینے کے بعد ہی پتہ چلا ہے کہ گزشتہ نومبر میں گھر گھر جاکر ووٹر لسٹوں کو تیار کیا گیا تھا اور مکمل ڈرافٹ ۲۶ فروری کو الیکشن کمیشن کے سامنے جانچ کے لیے پیش کیا جانا تھا لیکن اسی دن گودھرا میں آتشزنی کی واردات ہوگئی اور اس کے بعد مسلسل فسادات کی وجہ سے سارا کام خراب ہوگیا۔ الیکشن کمیشن نے اپنے دورے کے دوران دیکھا کہ جن لوگوں کے نام ووٹر لسٹ میں درج تھے وہ اپنے گھروں میں نہیں تھے اور ان کے گھروں میں تالے لٹک رہے تھے اس کے علاوہ بہت سارے انتخابی حلقوں میں حالات نہایت ناگفتہ بہ ہیں چاہے گودھرا ہو یا داہود، بھاؤنگر ہو یا احمد آباد ہر جگہ کا نقشہ سب جگہ مسلمان خوفزدہ اور غیر محفوظ نظر آئے۔

حالانکہ ابھی الیکشن کمیشن کو اس بات کا صحیح صحیح اندازہ نہیں ہو پایا ہے کہ اس قتل عام کے دوران واقعی کتنے لوگ بے گھر ہوئے لیکن پھر بھی ایک اندازے کے مطابق کم سے کم ۱۹۵ اسمبلی حلقوں میں مسلمانوں کی آبادی میں زبردست کمی آئی ہے۔ ایک انتخابی افسر کا کہنا ہے کہ بارہ اضلاع تو بری طرح متاثر ہوئے ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تقریباً ۱۰ لاکھ مسلمان ووٹر جلدی کرائے جانے والے الیکشن میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

ریاستی سکریٹریٹ میں کچھ افسران نے الیکشن کمیشن سے کہا ہے کہ ریاستی حکومت کے پاس ان حالیہ انتخابات کا کوئی جواز نہیں ہے۔ گاندھی نگر، تعلقہ، سابر کانٹھا اور کھیڑا میں مارچ ۲۰۰۱ء میں ہونے والے پنچایتی انتخابات کو مودی نے جس طرح تین مرتبہ ملتوی کیا اس سے مودی کے اصل کھیل کا پتہ چلتا ہے۔ کبھی خشک سالی، کبھی زلزلہ، کبھی فسادات اور کبھی موجودہ مانسون سیزن کا بہانہ لے کر گجرات کی مودی حکومت پنچایتی انتخابات کو ٹالتی رہی لیکن اسی مودی حکومت کو ریاستی اسمبلی کے انتخابات کی اتنی جلدی ہے کہ انھیں وہ ستمبر میں ہی کرالینا چاہتی ہے آخر ایسا کیوں؟

ریاستی حکومت نے ۱۳ مارچ کے اپنے آرڈر میں ان انتخابات کے التوا کی یہ وجہ بتائی تھی کہ: "ریاست حالیہ فرقہ وارانہ فسادات سے بری طرح متاثر ہے جس میں جان و مال کا زبردست نقصان ہوا ہے اور جس کی وجہ سے بہت سارے خاندان پنچایتی علاقوں سے چلے گئے ہیں اس لیے موجودہ حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہاں پنچایتی انتخابات کرائے جائیں کیونکہ ضلع اور تعلقہ پنچایتوں کے الیکشن ان حالات میں آزادانہ اور منصفانہ نہیں ہوسکتے۔"

افسران نے یہ بھی بتایا کہ ریاستی حکومت نے الیکشن کمیشن کو ان لوگوں کی فہرست نہیں دی ہے جو اپنے گھروں پر آچکے ہیں خود حکومت کا کہنا ہے کہ اس بات کا پتہ لگانے کے لئے کہ کتنے لوگ واپس آچکے ہیں ایک ہمہ گیر سروے کرانا ضروری ہے۔

الیکشن کمیشن کی ہائی کمان ٹیم کی طرح مسٹر لنگدوہ اور ان کے دونوں کمشنروں نے بھی گجرات دورے کے اس پروگرام کو ماننے سے صاف انکار کردیا جو حکومت نے بنایا تھا اور انھوں نے اپنے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق ہی دورہ کیا جس کے مطابق انھوں نے امدادی کیمپوں، گندی بستیوں اور دور دراز کی بستیوں میں مسلمانوں کی حالت زار کو بچشم خود دیکھا اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاستی حکومت کی پوری طرح سے پول کھل گئی۔ انھوں نے سب کے سامنے بڑودہ کے ڈپٹی کمشنر بھگیش جھا کو اس بات کے لیے خوب لتاڑا کہ انھوں نے کمیشن کو بیسٹ بیکری سانحہ کے بارے میں گمراہ کن تفصیلات بتائی تھیں اور یہ کہ جس وقت اس سانحہ کے ۱۴ بے گناہ لوگوں کو مارا جارہا تھا تو انتظامیہ اور پولیس افسران الیٹ گیسٹ ہاؤس میں دروازہ بند کرکے ایک گھنٹہ پہلے سے میٹنگ کر رہے تھے۔

انھوں نے سٹی پولیس کمشنر ڈی ڈی تُتیجا سے کہا کہ وہ پولیس کارروائی کی تفصیل نہیں مانگ رہے ہیں بلکہ فساد کے دوران کتنے لوگ مارے گئے۔ کیا آپ نے کسی ایک ایم ایل اے یا ایم پی کو گرفتار کیا یا اس کے خلاف کوئی کارروائی کی اور جب ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل انٹیلیجنس آر بی سری کمار نے گفتگو کے دوران اس بات کا ذکر کیا کہ الیکشن ہونے کی صورت میں بہت زیادہ فاضل فورس کی ضرورت پڑے گی تو مسٹر جے ایم لنگدوہ کا جواب تھا "ایک طرف تو آپ کا دعویٰ ہے کہ گجرات میں حالات معمول پر ہیں اور دوسری طرف آپ کو فاضل فورس کی ضرورت ہے۔" لنگدوہ نے ریاستی چیف سکریٹری جی سبھاراؤ کو بھی

باقی صفحہ ۲ پر

الیکشن کمیشن کے فیصلے نے بی جے پی اور اس کی مرکزی حکومت کے لئے کافی پریشانیاں بڑھادی ہیں اور گجرات میں موجودہ حالات کی لہر پر سوار ہوکر وہاں دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کے اس کے خواب کو بری طرح چکنا چور کرڈالا ہے...

نیو کیلے ڈونیا

بحر الکاہل کا ایک اور چھوٹا سا ملک

جہاں آج بھی مسلمان غربت اور جہالت کی زندگی گزار رہے ہیں

۱۸۷۰ء میں الجزائر کے کوہستان قبائل میں پاشا مقرانی کی بغاوت کو کچلنے کے بعد فرانسیسیوں نے جو قیدی آئیل ڈی پائن بھیجے ان میں مقرانی کا بھائی اور ایک الجزائری قبائلی سردار عزیز بھی شامل تھے۔

ان مسلمانوں کو نیو کیلے ڈونیا میں بڑی سخت اور صبر آزما زندگی گزارنی پڑی۔ انھوں نے حتی الامکان شعائر اسلامی کی پابندی کرنے کی کوشش کی۔ سور کے گوشت سے بچنے کے لیے انھوں نے بھیڑیں پالنی شروع کیں اور کھیتی باڑی شروع کی۔ فرانسیسیوں کی مراکش، تیونس اور صومالیہ کی فتوحات کے ساتھ ان ملکوں سے بھی بے شمار مسلمان قیدی وہاں بھیج دیے گئے۔ اپنے وطنوں کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والے اکثر مجاہدین کو جلاوطنی کی سزائیں دی گئیں جنھیں ۱۹۸۱ء میں ختم کر دیا گیا۔

ان مسلمانوں کی اولادوں نے بعد میں نیو کیلے ڈونیا کی طرف ہجرت کر کے شمال میں [illegible] بوریل اور کونگ کے مقامات پر اپنی برادریاں قائم کیں۔ بوریل میں ان کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ وہ وہاں زراعت کے پیشے سے منسلک ہو گئے۔ انھوں نے [illegible] کے گاؤں میں اپنا قبرستان بھی بنایا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں انڈونیشیا سے تارکین وطن کی صورت نیو کیلے ڈونیا پہنچے۔ یہ مسلمان وہاں [illegible] میں ان کی بھاری تعداد آباد ہو گئی۔ ۱۹۵۰ء کے عشرے میں [illegible] کی صنعت کی ترقی [illegible] تارکین وطن وہاں پہنچے۔ اس کے بعد ۱۹۹۹ء تک نیو کیلے ڈونیا میں مسلمان تارکین وطن کی آمد میں برابر اضافہ ہوتا رہا۔

[illegible]

نیو کیلے ڈونیا کے مسلمانوں نے سب سے پہلے اپنے آپ کو جنوری ۱۹۷۰ء میں منظم کیا۔ [illegible] عرب اینڈ ایسوسی ایشن آف [illegible] نیو کیلے ڈونیا قائم کی [illegible] نیو کیلے ڈونیا کے مسلمانوں کیلئے اور [illegible] کے مسلمانوں کیلئے [illegible] ۱۹۷۵ء میں ایسوسی ایشن آف مسلم آف نیو کیلے ڈونیا کا قیام عمل میں آیا۔ اس ایسوسی ایشن نے اسلامی اداروں کے احیا کا پروگرام شروع کیا۔ نماز جمعہ بالعموم گھروں میں ادا کی جاتی تھی۔ وہاں بچوں کو اسلامی تعلیمات بھی دی جاتی تھیں۔ ایسوسی ایشن کے پہلے صدر [illegible] تھے جو الجزائری الاصل تھے۔ دوسرے لیڈر [illegible] (صومالی الاصل)

اور محمد صلاح الدین جمیل (الجزائری الاصل) تھے۔ اس ایسوسی ایشن نے دوسرے مسلمان ممالک سے رابطہ کرنے کی کوشش کا آغاز کیا۔ اس سلسلے میں اکتوبر ۱۹۷۸ء میں نیو کیلے ڈونیا کے مسلمانوں کا ایک وفد [illegible] پہنچا۔ اس نے [illegible] مسلم لیگ [illegible] ایک معاہدہ کیا جس کے تحت [illegible] مسلم لیگ نے نیو کیلے ڈونیا کے مسلمانوں کے لیے خطیر مالی امداد کی منظوری دی۔ اس مالی امداد سے نیو کیلے ڈونیا کے مسلمانوں نے نومیا میں [illegible] ایک ہزار [illegible] مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدا جس پر ایک مسجد اور ایک اسلامک سنٹر

تعمیر کئے گئے۔ جنوری ۱۹۸۱ء میں [illegible] مسجد مکمل [illegible] دی گئی۔ [illegible] اس مسجد کی تعمیر کے لیے مسلمانوں کو بڑی [illegible] فرانسیسی حکام کے تعصب اور [illegible] کے [illegible]

جب مسلمانوں سے [illegible] کیے تھے۔ مسلمانوں نے [illegible] احیا کے لیے جو کوششیں کیں، انھیں [illegible] عرب اور صومالی [illegible] ۱۹۸۸ء کے [illegible] نیو کیلے ڈونیا کے تمام مسلم [illegible] مسلم آف نیو کیلے ڈونیا کے [illegible] نیو کیلے ڈونیا کے مسلمانوں کی اصلاح [illegible] ان کے مسائل، معاملات کی دیکھ [illegible] میں بڑی [illegible] ہے۔

[illegible]

۱۹۸۴ء میں [illegible] ۱۹۹۹ء کے [illegible] آبادی [illegible] فیصد [illegible]

[illegible]

قرآن کریم کی ایک آیت پڑھ کر ایک امریکی ڈاکٹر کا قبول اسلام

قبول اسلام کا یہ واقعہ حیرت انگیز بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ حیرت انگیز اس اعتبار سے کہ نزول قرآن کو چودہ سو برس کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آج اس کتاب کی کسی آیت کا مطالعہ ایک امریکی ڈاکٹر کے قبول اسلام کا محرک بنی۔ اور سبق آموز اس پہلو سے ہے کہ کتاب الٰہی میں غور و فکر اور تحقیق و جستجو، بندگان خدا کے لیے ہدایت و معرفت کے دروازے کھولتے اور صراط مستقیم پر گامزن ہونے کا آج بھی اتنا ہی موثر ذریعہ ہے جتنا نزول وحی کے وقت تھا۔ بلکہ شاید آج قبول حق کے امکانات، سائنسی ترقیات کی بدولت زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ ہوا یہ کہ امریکہ کے ایک اسپتال میں ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ اور اس واقعہ کے باعث دو امریکی ڈاکٹر مسلمان ہو گیا۔

مذکورہ اسپتال میں ایک روز ڈلیوری کے دو کیس ایک ساتھ آئے۔ ایک عورت سے لڑکا پیدا ہوا اور دوسری سے لڑکی۔ جس رات میں ان دونوں بچوں کی ولادت ہوئی اتفاق سے نگراں ڈاکٹر موقع پر موجود نہیں تھا۔ دونوں بچوں کی کلائی میں وہ پٹی بھی نہیں بندھی جس پر بچے کی ماں کا نام درج ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بچے خلط ملط ہو گئے اور ڈاکٹروں کے لیے یہ شناخت کرنی مشکل ہو گیا کہ کس عورت کا کون بچہ ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک لڑکی تھی اور دوسرا لڑکا۔ دراصل نرس کی لاپرواہی سے یہ پریشانی ہوئی جس کی ڈیوٹی تھی کہ وہ بچوں کی کلائی میں ان کی ماں کا نام [illegible] باندھتی۔ ولادت کی نگرانی کرنے والے ڈاکٹروں کی ٹیم میں ایک مسلمان مصری ڈاکٹر [illegible] اور امریکن ڈاکٹروں سے اس کی بڑی اچھی شناسائی [illegible] سے گہری دوستی تھی۔ دونوں ڈاکٹر سخت حیران تھے کہ اس مشکل کا حل کیسے تلاش کیا جائے۔ امریکی غیر مسلم ڈاکٹر نے مصری ڈاکٹر سے کہا کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن ہر چیز کی [illegible]

[illegible] کرتا ہے اور اس میں ہر طرح کے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تو اب تم مجھ کو [illegible] ان میں سے کون بچہ کس عورت کا ہے۔

مصری ڈاکٹر نے کہا کہ ہاں قرآن [illegible] شک ہو جائے میں تمھیں ہے اور میں اسے آپ کو ثابت کرکے دکھاؤں گا۔ مگر ذرا مجھے

باقی صفحہ [illegible] پر

نظم بسلسلہ تیاری ملک و ملت بچاؤ تحریک

نتیجۂ فکر: [illegible]

ملک و ملت کو بچانے کے لیے
ظلم کی لعنت مٹانے کے لیے
اہل حق کا کارواں دلی چلا
حق کی خاطر جیل جانے کے لیے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ٹاڈا کے قیدیوں کی باعزت رہائی

کیا خاکی وردی والوں کیلئے تازیانۂ عبرت ثابت ہوگی

پنجاب میں دہشت گردی سے نپٹنے کے لیے جب ٹاڈا بنایا گیا تھا تو شاید کسی کو بھی احساس نہیں تھا کہ یہ کتنا خطرناک اور ہولناک ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد بعض ریاستی حکمرانوں نے جب اس کا دائرہ اپنی اپنی ریاستوں تک وسیع کیا اس وقت بھی یہ سمجھا گیا کہ یہ ان کی کوئی صوبائی ضرورت ہوگی مگر جیسے ہی اس نے ملک گیر حیثیت اختیار کی اور مرکز میں قائم ہونے والی حکومتوں نے اس کی مدت میں توسیع در توسیع کی راہیں نکالنی شروع کیں تو ملک کے انصاف پسند شہریوں اور حقوق انسانی سے متعلق تنظیموں کو ٹاڈا کی خطرناکیوں کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی جس کے بعد انھوں نے اس کے خلاف آواز بلند کرنا شروع کردی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن جب پوٹا نے ٹاڈا کی جگہ لے لی ہے اس طرح کے ظالم وجابر اور سیاہ قانونوں کے خلاف وہ مسلسل آواز بلند کر رہے ہیں۔

ٹاڈا کے تحت پچھتر ہزار سے زائد لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا جن میں سے ایک بڑی تعداد کو یا تو عدالتوں نے باعزت بری کر دیا ہے اور یا پھر ان کے معاملات کی چھان بین سے متعلق کمیٹی کی سفارش پر انھیں رہا کر دیا گیا ہے مگر ابھی بھی جبکہ ٹاڈا کے خاتمہ پر تقریباً سات سال گزر رہے ہیں ٹاڈا کے تحت گرفتار کچھ لوگ بلاوجہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور حالانکہ حکومت ان کے خلاف عائد الزامات کو ثابت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے مگر وہ پھر بھی جیلوں میں بند ہیں۔ حکومت کو یہ غم ستائے جارہا ہے کہ وہ اگر عدالت میں ان کے کیس کو لے جاتی ہے تو اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو ٹاڈا کے دوسرے کیسوں میں ہو چکا ہے اور جن میں حکومت ٹاڈا کے تحت الزامات کو ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے۔

ابھی حال ہی میں دہلی کی ایک ٹاڈا عدالت نے دہلی میں دس سال پہلے ٹاڈا کے تحت گرفتار ان سات افراد کو باعزت بری کر دیا ہے جنھیں پولیس نے جموں کشمیر کی مبینہ دہشت گرد تنظیم اخوان المجاہدین کا رکن قرار دے کر گرفتار کیا تھا پھر بھی جب پولیس ان کے کیس کو عدالت میں لے گئی تو اس نے پیشگی یہ انتظام کرلیا تھا کہ عدالت میں اس کی طرف سے پیش ہونے والے گواہ وہی کہانی دہرائیں جو اس نے عدالت کے سامنے رقم کی ہے اور ہوا بھی ایسا ہی۔ تمام گواہوں نے عدالت کے سامنے پولیس کی تیار کردہ کہانی کو ہی دہراتے ہوئے ان ساتوں افراد کے خلاف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ یہ تمام لوگ اخوان المجاہدین سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

ان ساتوں ملزمین کو ۲۹ر اپریل ۱۹۹۲ء کو گرفتار دکھایا گیا تھا اور پولیس نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے قبضہ سے اہم عمارتوں کے نقشے اور فوٹو وغیرہ برآمد ہوئے تھے اور پولیس نے ان سب کو خطرناک دہشت گرد قرار دیا تھا لیکن پولیس کے ان تمام دعوؤں، ثبوتوں اور گواہوں کی گواہی کے برخلاف ایک ملزم عبدالرؤف کی اہلیہ نے مدعا علیہم کی طرف سے پیش ہوکر گواہی دیتے ہوئے پولیس کی پوری کہانی کو غلط اور جھوٹ ثابت کر دیا۔ اس نے کہا کہ اس کے شوہر کو پولیس نے ۲۹ر اپریل کو نہیں بلکہ ۲۶ر اپریل کو ہی غیر قانونی طور پر اٹھا لیا تھا۔ عبدالرؤف کی اہلیہ نے کہا کہ اس نے اسی دن پولیس کی اس ظالمانہ کارروائی کے خلاف میرٹھ کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں اس کی شکایت بھی درج کرادی تھی، اس نے اپنے دعوے کے ثبوت میں میرٹھ کی عدالت کی کارروائی کے مستند دستاویز بھی پیش کیے جس کے نتیجے میں دہلی کے ایڈیشنل سیشن جج مسٹر شونارائن ڈھینگرا نے پولیس کی کہانی کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے پولیس پر یہ ریمارک بھی کیا کہ یہ پولیس کی عادت بن چکی ہے کہ وہ جھوٹی کہانیاں رقم کر کے بے قصور لوگوں کو پھنسائی رہے اور اپنا الو سیدھا کرتی رہے۔ اور بالآخر ٹاڈا کے یہ ساتوں ملزم دہلی کی سیشن عدالت سے باعزت بری کر دیے گئے۔

پولیس کی طرف سے بے قصور شہریوں کو بے بنیاد اور جھوٹے معاملات میں پھنسا کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے قید و بند کی مشقت جھیلنے کیلئے ڈال دینے کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ قانون کے یہ نام نہاد محافظ اور عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا حلف لے کر سرکاری خزانہ سے موٹی اور بھاری بھرکم تنخواہیں

لینے والے ان عناصر کے سلسلہ میں اس طرح کی شکایتیں دوسرے کا معمول بن چکی ہیں۔ حد کی بات تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو ان کی ان ظالمانہ حرکتوں کے بعد وصلہ ہو جانے کے نام پر انعامات بھی عطا کیے جاتے ہیں جبکہ طول طویل قانونی کارروائیوں کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں کو پکڑا گیا تھا اور جن کے بارے میں دہشت گرد ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا وہ بالکل بے قصور تھے اور درحقیقت قانون کے ان محافظوں کے ہاتھوں ہی ظلم کا شکار ہوئے تھے۔

فاضل جج مسٹر ڈھینگرا نے حالانکہ ان ساتوں ملزموں کو بری کر دیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس دس سال کے طویل عرصہ تک یہ لوگ جس ظلم و قہر، بے عزتی اور رسوائی کا سامنا کرتے رہے ہیں، بے کسی و بے بسی کی زندگی گزارتے رہے ہیں اور ان کے اعزہ و اقارب جس طرح ذہنی کرب اور بے چینی کی صورتحال سے دوچار رہے ہیں کیا فاضل جج کے ۱۴۴ کے ان قیدیوں کو باعزت بری کر دینے سے ان کے قلب و جگر کے تمام داغ دُھل گئے ہیں۔ انھیں جو انصاف ملا ہے اور جو ان کا حق تھا مگر پولیس اور خاکی وردی پہننے والوں نے اپنے ظلم و قہر کے پیادے کو ان کی عزت و آبرو کو مجروح کر کے چکنا چور کر دیا ہے فاضل جج نے اس کا کیا کوئی مداوا کیا ہے۔ مسٹر ڈھینگرا کا ان کو بھی محسوس کرنا چاہیے تھا۔ اس لیے یہ سوال اس وقت سب سے اہم ہے کہ کیا بے قصوروں کی زندگی کے قیمتی دس سال برباد کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہیے۔

شاید مرکزی اور صوبائی حکومت اس سلسلے میں کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ حکومت پورے طور پر ٹکنیک کے ذریعہ ہی ہے جس کا منشا پولیس کو خود ہی بچا رکھا ہے جس سے عام پریشان اور خوف زدہ رکھ کر دوسرے دھڑے کی شہرت قبول کر لینے پر آمادہ کر رہا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ پولیس کے خلاف کارروائی کرنے سے بہت سے فرقہ پرست عناصر کے ننگے ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے حکومت شاید اس معاملے پر کوئی توجہ دینا پسند نہ کرے۔

ہمارے خیال میں مسٹر ڈھینگرا کی عدالت سے بری ہونے والے ساتوں ٹاڈا کے قیدیوں کو خود عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے اور مطالبہ کرنا چاہیے کہ پولیس کی ناعاقبت اندیشی اور ظالمانہ ذہنیت کی وجہ سے ان کے جو قیمتی دس سال اور جسم و دماغ کی بہترین صلاحیتیں ضائع ہوئی ہیں انھیں حکومت سے اس کا بھرپور معاوضہ دلایا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ان لوگوں نے ہمت و جرأت سے کام لیا تو جہاں انھیں عدالت سے انصاف ملے گا وہیں ظالموں اور بے لگام قانون کے محافظوں کے لیے تازیانہ عبرت بھی ثابت ہوگا۔

جواهر القرآن

سورہ ہود : ۱۱ حضرت شیخ الہندؒ
ترجمہ آیات : ۷۰ - ۷۲

○ پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر تو کھٹکا اور دل میں ان سے ڈرا بولے مت ڈر ہم بھیجے ہوئے آئے ہیں طرف قوم لوط کی۔
○ اور اس کی عورت کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پھر ہم نے خوشخبری دی اس کو اسحاق کے پیدا ہونے کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔
○ بولی اے خرابی کیا میں جنوں گی اور میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند میرا بوڑھا۔ یہ تو ایک عجیب بات ہے۔

فوائد —— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

ف کہ کیا فرشتے ہیں یا کس غرض سے آئے ہیں ہم کھانا پیش کرتے ہیں یہ ہاتھ نہیں ڈالتے۔ اس وقت کے دستور کے موافق جو مہمان کھانے سے انکار کرتا سمجھا جاتا تھا کہ یہ کسی اچھے خیال سے نہیں آیا، ابراہیم علیہ السلام گھبرائے کہ [illegible] کھانے سے انکار کرتا ضرور کوئی [illegible] رکھتا ہے اور فرشتے [illegible] نہ معلوم کس مطلب کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ آیا مجھ سے کوئی لغزش ہوئی یا میری قوم کے حق میں کوئی ناخوشگوار چیز لے کر آئے۔ اسی [illegible] ظاہر بھی کر دیا "انا منکم وجلون" (حجر رکوع ۴) یعنی ہم کو تم سے اندیشہ ہے۔ بعض مفسرین نے ابراہیم کے خوف کی یہی توجیہات کی ہیں۔ مگر حضرت شاہ صاحب نے میرے نزدیک نہایت لطیف توجیہ کی کہ "فرشتوں کے ساتھ عذاب لگا تھا اور شان غضب، انتقام کے مظہرین کر قوم لوط کی طرف جا رہے تھے اس کا عکس [illegible] ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ایک طرح کے خوف و دہشت کی کیفیت طاری ہوئی جس کا اظہار انھوں نے "انا منکم وجلون" میں کر دیا۔" [illegible]

ف یعنی ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ہم فرشتے ہیں جو "قوم لوط" کو تباہ کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ آپ کیلئے تو بشارت ہی لائے ہیں۔

ف یعنی حضرت سارہ جو مہمانوں کی خدمت گزاری یا کسی کام کیلئے وہاں کھڑی تھیں اس ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہوکر ہنس پڑیں۔ حق تعالیٰ نے خوشی پر اور خوشی سنائی کہ تمہارے بطن سے بیٹا ہوگا (اسحاق علیہ السلام) اور اس کی نسل سے ایک پوتا یعقوب عطا ہوگا جس سے ایک بڑی بھاری قوم بنی اسرائیل اٹھنے والی ہے۔ یہ بشارت حضرت سارہ کو شاید اس لیے سنائی گئی کہ حضرت ابراہیم کے ایک بیٹا (اسمٰعیل علیہ السلام) حضرت ہاجرہ کے بطن سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ سارہ کو خیال تھا کہ میرے بھی بیٹا ہوتا۔ مگر بوڑھی ہوکر اس عمر کو پہنچ چکی تھیں۔ اس وقت یہ بشارت ملی۔ بعض علماء نے حضرت سارہ کے ہنسنے کی اور بھی توجیہات کی ہیں۔ مگر ظاہر یہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ علماء نے "ومن وراء اسحاق یعقوب" سے استدلال کیا ہے کہ حضرت اسحاق "ذبیح" نہ تھے، اسمٰعیل علیہ السلام تھے۔ (۱ ابراہیم کثیر)

ف یہاں "یا ویلتیٰ" کا لفظ اب ہے جیسے ہمارے محاورات میں عورتیں کہہ دیتی ہیں کہ "اوئی" کیا اس بڑھاپے میں اولاد ہوگی۔ حضرت سارہ کی عمر کہتے ہیں اس وقت نوّے سال تھی اور حضرت ابراہیم سو سال یا اس سے بھی متجاوز تھے۔
ف یعنی ایسا ہونا تو انوکھی اور عجیب و غریب بات ہوگی۔

کشمیر میں دہشت گردی اسی وقت شروع ہوئی جب وہاں انتخابات میں دھاندلیاں کی گئیں

منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات ضروری ہیں

مخالفین کو بھی اپنی بات کہنے کا حق ہے

معروف ماہر قانون اور کشمیر سے متعلق کمیٹی کے چیئرمین جناب رام جیٹھ ملانی کا انٹرویو

معروف وکیل اور سابق مرکزی وزیر قانون رام جیٹھ ملانی ایک مرتبہ پھر خبروں میں ہیں اس مرتبہ ان کے خبروں میں ہونے کی وجہ ان کی صدارت میں بنی کشمیر کمیٹی کا حریت کانفرنس لیڈروں کے ساتھ بات چیت شروع کرنا ہے۔ ایک طرف جہاں ان کی کمیٹی کو حریت کانفرنس کے لیڈروں کا اعتماد حاصل ہے وہیں دوسری طرف مرکزی حکومت نے بھی ان کی کوششوں کو ہری جھنڈی دکھا دی ہے۔ پیش ہے...

■ جموں کشمیر اسمبلی انتخابات کے اعلان کے بعد آپ کی کمیٹی حرکت میں آئی کیا آپ کو پہلے ہی انتشار نہیں کرنا چاہیے؟

■ مجھے کوئی بھی مایوسی نہیں ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اس کمیٹی کی تشکیل حریت کانفرنس کے کہنے پر کی ہے۔ میں مارچ میں سرینگر میں تھا اس دن حریت لیڈروں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا پورے ملک میں آپ جیسی سوچ رکھنے والے پانچ چھ لوگ بھی نہیں ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اپنے لوگوں کی ایک کمیٹی بنا کر مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں اگر آپ کوشش کریں گے تو کوئی حل ضرور نکل آئے گا۔ سرینگر سے لوٹنے کے بعد میں کچھ دن کے لیے ہندوستان سے باہر چلا گیا وہاں سے لوٹا تو جس دن راجیہ سبھا میں کشمیر پر بحث ہوئی اسی دن میں نے یہ کمیٹی بنا دی۔

■ حریت کانفرنس انتخابات میں حصہ لینے سے انکار کر چکی ہے ایسے میں آپ کو کیا امید ہے؟

■ دنیا امید پر ہی قائم ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس پوری کوشش میں مایوسی کے لیے کوئی جگہ ہے امید کی کرن یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ سے بات کریں گے سرینگر میں میری کچھ لیڈروں سے بھی ملاقات ہوئی [illegible] انسان کو چاہیے کہ سچائی اور صداقت پر بھروسہ رکھنا چاہیے میں ایک ایسے کام کے لیے نکلا ہوں [illegible]

■ جموں کشمیر میں انتخابات کے اعلان کے بعد حریت کانفرنس اور حکومت ہند میں سے کس پر آپ کی سب سے زیادہ نظریں لگی ہوئی ہیں؟

■ یہ حکومت ہند کے پالے میں ہے۔ سرکار کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا کو دکھائے کہ ہم اس ریاست میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات بھی کرا سکتے ہیں اگر انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوتے ہیں اور حریت اس میں حصہ نہیں لیتی تو وہ کٹ گھرے میں کھڑی ہو جائے گی الزام ان پر چلا جائے گا کہ یہ لوگ پاکستان کے اشارے پر چل رہے ہیں آج کشمیر کی حالت بدل چکی ہے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات بھی بدلے ہیں۔

■ آپ صدر راج لگانے کی مانگ کر رہے ہیں یہ کہاں تک مناسب ہے۔

■ کانگریس اور کمیونسٹ پارٹیوں کی بھی یہی مانگ ہے اس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے اگر حریت لیڈر بھی یہ مانگ کرتے ہیں تو اس کو مان لیا جانا چاہیے پانچ چھ ہفتے کے لیے صدر راج لگا دینے سے فاروق کو بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔

■ فاروق اس کی مخالفت کر رہے ہیں کیا۔ اس کی وجہ ان کا یہ ڈر ہے کہ اگر ریاست میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ہو جائیں تو ان کا جیتنا مشکل ہو جائے گا۔

■ یہ بات اب تقریباً ثابت ہو چکی ہے کہ کشمیر میں دہشت گردی کا دور شروع ہی اس وقت سے ہوا ہے جب وہاں ۱۹۸۷ میں دھاندلی شروع ہوئی ہے۔ دلوں کے درمیان [illegible]

■ کیا آپ کو لگتا ہے کہ مرکزی حکومت فاروق عبداللہ کی ناراضگی کے ڈر سے صدر راج نہیں لگا رہی ہے؟

■ دیکھئے ابھی تک حریت کانفرنس نے یہ نہیں کہا ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ لیں گے اور کبھی لیں گے جب ریاست میں صدر راج ہوگا [illegible] نیشنل کانفرنس این ڈی اے کی ساتھی پارٹی ہے اس لیے یہ وجہ فاروق کو کیوں ناراض کیا جائے ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر صدر راج کے مطالبے کی وجہ سے رکاوٹ بن رہی ہو تو اس کو دور کیا جانا چاہیے۔

■ آپ کی اس پہل میں مرکز کا کیا رول ہے؟

■ [illegible]

■ کیا آپ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ دونوں فریقوں کی جانب سے کوئی مشکل شرط نہ رکھی جائے [illegible]

■ [illegible]

■ آپ نے پاکستان کی بات کی ہے کیا آپ سید علی شاہ گیلانی کو بھی [illegible]

■ [illegible]

■ کیا حریت کانفرنس کے لیڈروں سے [illegible]

■ [illegible]

گودھرا آتشزدگی کا شکار ایس ۶ کوچ کے ۳۲ مسافر بقید حیات ہیں

ریلوے جانچ رپورٹ میں انکشاف

[illegible]

ممتا کا کہنا ہے کہ نتیش کمار نے گودھرا میں مرنے والوں کے ناموں پر پردہ ڈال رکھا ہے

[illegible]

میزان — کے. ایف. رستم جی

انصاف اور اس کا حصول - ایک سوالیہ نشان

صدیوں سے دنیا کا انحصار جنگ اور ... [illegible]

[illegible]

باقی صفحہ ... پر

نوشتہ روزگار

آپٹومیٹری میں بھی روزگار کے اچھے امکانات

[illegible]

● آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس، نئی دہلی

[illegible]

ملک وملت بچاؤ تحریک کی تیاریاں شباب پر

ملک وملت بچاؤ تحریک کے دفتر سے ... [illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع پٹنہ (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع گیا (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع جہان آباد (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع مغربی چمپارن (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع مشرقی چمپارن (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع مشرقی چمپارن (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع سیتامڑھی (بہار)

[illegible]

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک ۲۰۰۲ — ضلع مدھوبنی (بہار)

[illegible]

باقی صفحہ ... پر

اردو بک پبلشنگ پر...

اردو کتابوں کی اشاعت

[illegible]

اردو ناشرین ک...

[illegible]

[illegible]

عالم اسلام

بغیر سود کے قرض کی سہولت

[illegible]

اسرائیل کے خلاف فلسطینی خودکش حملے بالکل جائز: امام الطیب

[illegible]

اردن اور ترکی نے عراق پر حملہ کی مذمت کی

[illegible]

ملا عمر اور اسامہ زندہ ہیں

[illegible]

بنگلہ دیش میں مذہبی عالم قتل

[illegible]

بدوئی میں زندگی پرسکون

[illegible]

خصوصی ضمیمہ

ترتیب: محمد احسن

اردو اشاعت: مسائل اور امکانات

لی جب یہ دور آیا کہ مسودہ آیا جسے چھپنا تھا، ہوا کرتی تھیں تو مصنف کا سہرا خاص ناشر سے ہی ہوتا تھا اور کسی بھی کتاب کی اشاعت کے لیے مصنف سودے کے طور پر ناشر سے رابطہ قائم کرتا تھا۔ وہ کتاب کا مسودہ لے کر ناشر کے پاس جاتا تھا اور ناشر اس مسودہ کا مطالعہ کرکے یہ طے کرتا تھا کہ اس کتاب کی اشاعت اس کے لیے ممکن ہے یا نہیں۔ یہا آج بھی ہوتا ہے مگر شاذ و نادر ہی۔ اب جب سے مختلف سوروں میں اردو اکیڈمیاں قائم ہوئی ہیں یا دہلی میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور لکھنؤ میں فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی کا

قیام عمل میں آیا ہے اور ان اداروں نے مصنفین کو کتاب کی اشاعت کے لیے مالی امداد دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے جب سے اردو کتابوں کی اشاعت کے طور طریقے بدل گئے ہیں۔ اب کوئی بھی مصنف ناشر کے پاس جانے کے بجائے کسی اکیڈمی یا کسی قومی کونسل کا رخ کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اس کی کسی طرح کی کتاب یا مرتب کی ہوئی کاوش کو ان اداروں سے جزوی مالی تعاون حاصل ہو جائے یا قومی کونسل مکمل طور پر اس کو خود ہی شائع کرنے یا اس پر آئی مصنف کو حاصلات ... ناشر یہ بوجھ ان کے ... بہت سے لوگ مختلف قسم

کی سفارشیں بھی ان اداروں کے اراکین یا ممبران تک بھی کراتے ہیں اور اکثر وہ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ کسی کی ذاتی یا اداراتی پرخاش کا بھی شکار ہو جاتے ہیں اور ان کو جزوی مالی تعاون سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اب دوسرا عمل شروع ہوتا ہے۔ منظور شدہ مسودہ ناشر کے پاس جاتا ہے اور اس کی سودے بازی شروع ہوتی ہے۔ مصنف کی مجبوری یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے مسودہ کو کتابی شکل میں دیکھنا چاہتا ہے۔ ناشر کی بھی مجبوری ہوتی ہے وہ سوچتا ہے کہ اس کتاب کو شائع کرکے وہ کتنے عرصے میں کتنی کتابیں فروخت کر پائے گا اور

اس سے کتنا منافع کما پائے گا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جو رقم وہ اپنے پاس سے اس کتاب کی اشاعت میں لگائے اس کی واپسی پوری طرح سے نہ ہو اور اس کتاب کی اشاعت اس کے لیے گھاٹے کا سودا ہی ثابت ہو۔

مسودے کی فراہمی کا ایک اور طریقہ بھی ادھر چند برسوں میں دیکھنے میں آیا ہے۔ اخبارات و رسائل میں یا کسی کتاب کے آخری صفحات میں ایک اشتہار ہوتا ہے جس کا عنوان ہوتا ہے "مسودہ بھیجئے" ... ایک ماہ میں کتاب چھپئے ... ہماری طرف سے آپ کی زبان کا مسئلہ بھی ... بہت سے

مصنفین کے لیے یہ کوئی زیادہ اہم نہیں رہ گیا ہے اور اس اشتہار میں کشش بھی ہے کیونکہ آج کا مصنف جلد سے جلد اپنے مسودہ کو کتابی شکل میں دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان اشتہار کے پرکشش الفاظ اور بہاریہ میں اور وہ جو کتابیں تیار ہوتی ہیں ان کا معیار کیا ہوتا ہے۔ ... پاس آ جاتا ہے ... "بلیک چار پانچ کلو کتابیں" یہ سوال صرف ناشرین حضرات کا ہی نہیں ہے بلکہ ہم لوگ تو اس آوازکے ساتھ پورے پورے سودے بھی تیار کر دیتے ہیں۔

انگریزی زبان میں مسودوں کی فراہمی کا معاملہ تھوڑا دیگر ہے کیونکہ انگریزی زبان کی کتابوں کی مارکیٹ عالمی ہے۔ وہاں کوئی بھی مصنف اتنی آسانی سے شائع نہیں ہو پاتا۔ وہاں کتابیں ہاٹ کیک کی طرح فروخت ہوتی ہیں۔ ہمارے یہاں اردو میں ہاٹ کیک نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ مانا کہ بعض مصنفین کا ذاتی جب یہ کہ انعام پا جاتا ہے تو آگئی مسیح اس کے دروازے پر ناشرین کی لائن لگ جاتی ہے۔ ان سودوں کے لیے جو اس نے ابھی لکھے بھی نہیں ہیں بلکہ سوچے بھی نہیں ہیں۔ یہ فرق ہے مارکیٹ کا اور کتابیں پڑھنے والے قارئین کی تعداد کا۔ ہمارے یہاں اردو کی کتابوں کا مارکیٹ کہاں ہے؟ آج دلی میں جو ایک اردو بازار تھا وہ بھی اب صرف چھپی بازار بن کر رہ گیا ہے۔ آج اگر کسی کتاب کی تلاش میں نکلا جائے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی کتاب مل جائے۔ زیادہ تر اردو کے کتب خانے اردو بازار میں چھوڑ چکے ہیں۔ ہم اردو کے مستقبل سے بہت مایوس نہیں ہیں۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آج اردو والوں کو اس بات کی سخت ترین ضرورت ہے کہ وہ اردو میں لکھنے پڑھنے والی نئی پود تیار کریں۔ نئی نسل کو اپنے سارے کام اردو میں کرانے کی عادت ڈالیں۔ اردو میں مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں اور اس روز مرہ استعمال کی اشیاء خریدتے وقت اہمیت دیں جن کے ڈبوں پر اردو میں بھی لکھے ہوں تاکہ اردو میں کتابوں کے بازار کو وسعت ملے جس کے نتیجے میں ہمارے یہاں بھی اردو کتب کی اشاعت میں نہ صرف آسانیاں ہوں بلکہ بہترین اردو مسودے بھی ناشرین تک پہنچیں اور انہیں شائع کرنے میں نہ صرف ان کو خوشی محسوس ہو بلکہ وہ سارے کے سارے بھی ... ☐☐

اسلامک بک فاؤنڈیشن: ایک تعارف

"ادارہ منتخب علمی اسلامیات سے مختلف موضوعات پر معیاری کتابیں شائع کرکے قارئین تک پہنچا رہا ہے۔" یہ کہنا ہے فاؤنڈیشن کے پرو پرائٹر راست صاحب کا۔ جو ادارہ اپنے قیام سے ابھی تک تین سو سے زیادہ کتابیں شائع کر چکے ہیں۔

اسلامک بک فاؤنڈیشن کا قیام ۱۹۸۹ء میں ہوا تھا۔ اس ۱۲-۱۳ سال کے مختصر سے عرصے میں فاؤنڈیشن اردو بک پبلشنگ میں ایک خاص مقام حاصل کر چکی ہے۔ اس ادارے کے ذریعے ابھی حال ہی میں شائع کتاب "ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے خطبات بہاولپور" کافی مقبول ہوئی ہے جس میں تاریخ قرآن، تاریخ حدیث، تاریخ فقہ، اسلامی قانون، اسلامی نظام کی تاریخ وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ فاؤنڈیشن کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ترجمہ کا بھی خاصا اہتمام کرتی ہے اور عربی کی تصانیف شائع کرتی ہے جس میں قرآن، حدیث، سائنس، تصوف وغیرہ موضوعات شامل ہیں۔ اس ادارے نے اردو ناشرین کے موجودہ طریقہ سے ہٹ کر ریسرچ ورک کو اپنی اشاعت میں خصوصی اہمیت دی ہے۔

نئی مطبوعات: ایک نظر میں

☐	سیاسی اسلام	علامہ یوسف القرضاوی	8/-
☐	امریکہ کا دینی تعلیم میں تبدیلی کا مطالبہ کیوں؟	علامہ یوسف القرضاوی	8/-
☐	مختلف مسائل کا حل	مولانا عبدالمالک	8/-
☐	تہذیب جدید کے مسائل اور ان کا اسلامی حل	سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ	75/-
☐	علوم الحدیث	ڈاکٹر صبحی صالح (مختار)	140/-
☐	قرآنی صراط مستقیم	مولانا محمود احمد میر پوری	150/-
☐	ضعیف اور موضوع روایات	مولانا عبدالسلام رحمانی	50/-
☐	خضاب کی شرعی حیثیت	مولانا عبدالسلام رحمانی	10/-
☐	محرم الحرام و مسئلہ شہادت حسین و یزید	مولانا عبدالسلام رحمانی	20/-
☐	حضرت حسن بصری حالات و ملفوظات	مولانا عبدالسلام رحمانی	30/-
☐	الحمد للہ	مولانا عبدالسلام رحمانی	60/-
☐	انوار القرآن	پروفیسر نثار احمد فاروقی	60/-
☐	چشتی تعلیمات	پروفیسر نثار احمد فاروقی	60/-
☐	صحابیات نبوی	ڈاکٹر محمد احمد اکبر	85/-
☐	حضرت سلیمان علیہ السلام	حافظ فرید حسن	8/-
☐	ابن تیمیہ	پروفیسر عبداللہ شاہین	15/-
☐	تعلیمات امام غزالی	مولانا محمد حنیف ندوی	150/-
☐	قرآن کا پیغام	خرم مراد	8/-
☐	ڈاکٹر محمد یوسف اور ان کا فکر	نجیب احمد ...	15/-
☐	قرآن مجید کا نظریہ طلاق	اسیر احمد ...	50/-
☐	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ	طالب ہاشمی	8/-

طباعتی مسائل

مسودے کے بعد کتاب کی تیاری کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اول مرحلہ ہوتا ہے کتابت کا۔ آج کمپیوٹر نے کسی حد تک یہ مرحلہ حل کر دیا ہے مگر ابھی بھی کچھ لوگ کتابت شدہ کتاب چھاپنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور کاتبوں کے کاروبار سے تو ملا جلا ہے۔ ایک وقت تھا جب کتاب کی کتابت ہوتی تھی اور اگر کاتب صاحب نے کتابت میں معیاری کاغذ اور چاہی کہیں لگائی تو طباعت کے وقت پلیٹ

اڑ جایا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسری صورت ہوا کرتی تھی۔ ... کتابت کرانی جاتی ... کہ طباعت ... مرحلہ تھا۔ اس سے تو نجات حاصل ہوتی ہے۔ ابھی بھی کمپیوٹر میں دفتر اردو فونٹ میں عرصے سے کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی ہے اور اس ترقی کے کام کون کرے۔ بنیادی طور پر جن اداروں نے اردو سافٹ ویئر تیار کیا ان کا سافٹ ویئر تو اب مارکیٹ میں دستیاب ہے جو کوئی کمپیوٹر فروخت کرنے والے کمپیوٹر کے ساتھ ملفت دے دیتے ہیں۔ کوئی سرکاری ادارہ اس سلسلے میں کام نہیں کر رہا ہے۔ اردو جس نے کتابت سے کمپیوٹر تک ... سے محروم ہو گئی ہے۔

اردو کی کتابوں کی طباعت بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ کیونکہ بہت کم ہے اس لیے یہاں کی طباعت بھی نظر ہوتی ہے۔ اردو کتاب شاذ و نادر ۱۰۰۰ کی تعداد سے طباعت سے تجاوز کرتی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی معیاری پلیٹ اس قلیل تعداد کی طباعت کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس حقیقت سے سب ہی آشنا ہیں کہ آفسیٹ مشینیں پہلی ملاقات کم سے کم ۵۰۰۰ کی تعداد میں ہی قبول کرتے ہیں اور ... ہیں۔ جس کے لیے ناشرین اردو کے ... ہیں۔

کتاب کا ناشر کسی نہ کسی طرح ... جو چھپتے ہیں۔ اصل مسئلہ آتا ہے اس کتاب کی فروخت کا۔ سوال ... پیدا ہوتا ہے ... فروخت کریں تو کیا کریں ... کے حوالے ... باقی صفحہ

عالمی خبریں

اسلحوں کی فروخت میں کمی کا دعویٰ

واشنگٹن: گزشتہ سال عالمی سطح پر ممالک کو اسلحوں کی فروخت میں کمی آئی ہے۔ امریکہ اور روس جیسے اسلحہ کے بڑے بیوپاریوں کو امید ہے کہ آئندہ برسوں میں اس کے ترقی پذیر ممالک ایشیا اور لاطینی امریکی ملکوں کے ساتھ قابل ذکر اسلحہ کے سودے ہو سکتے ہیں۔ امریکی کانگریس کے لیے تیار کانگریس کی تحقیقاتی سروس کی سالانہ رپورٹ میں یہ اطلاع دی گئی ہے۔

انسداد جرائم کیلئے سخت قانون منظور

فرانس کی پارلیمنٹ نے جرائم کنٹرول کے لیے ایک بہت سخت قانون بنایا ہے۔ فرانس آئندہ پانچ برس میں اس قانون کو عمل آوری کے لیے سات بلین امریکی ڈالر سے بھی زیادہ خرچ کرے گا۔ اس کے تحت ۳۶۰۰ سے بھی زیادہ پولیس عہدے قائم کیے جائیں گے۔ سخت میں کنزرویٹو ممبران پارلیمنٹ نے اس بل کی حمایت کی جبکہ سوشلسٹوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ صدر جیکس شیراک نے اس برس دوبارہ انتخاب لڑنے کے دوران جرائم کے موضوع کو سر فہرست رکھا تھا۔

دانت صاف کرنے کا برش ... چرا ...

روس میں ... ایک نوجوان ... منہ دھونے کے بعد جب ... سیاست ... دانت کی ... پولیس کو دی۔ پولیس ... ہسپتال بھیج دیا گیا۔

دانت میں فٹ ہو جانے والا موبائل

آج کل لوگ موبائل رکھنے کی ... اب ... ایسا فون بھی آ جائے گا جو ... آپ کے دانت میں فٹ ہو جائے گا ... اس کے لیے ... دانت میں فٹ کیا جائے گا ... آپ بخوبی سن سکیں گے ... بنا ... یہ ... کے لیے کارآمد ثابت ہوگا۔

۱۱ ستمبر کے واقعہ کے سلسلے میں گرفتار سیکڑوں افراد

انسانی حقوق کی تنظیموں کو اس وقت زبردست کامیابی ملی جب امریکہ کی ایک عدالت نے ۱۱ ستمبر کے حملے کے بعد گرفتار سیکڑوں افراد کی شناخت بتانے کا حکم جاری کیا۔ عدالت نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی ہے کہ حملوں کے بعد گرفتار غیر ملکیوں کے نام پندرہ روز کے اندر عام کر دیے جائیں گے۔

ترکی میں کرد زبان پر لگی پابندی ختم

ترکی کی پارلیمنٹ نے تعلیم و نشریات کے شعبوں میں کرد زبان پر لگی پابندی ختم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس طرح یورپی یونین کی رکنیت حاصل کرنے کے راستے میں حائل رکاوٹ دور ہو گئی ہے۔ واضح ہو کہ ترکی کی ساڑھے ... آبادی میں صرف ۲۰ فیصد کرد ہیں ... کی ... اس ... ہو سکے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن اور رات کی نمازوں کا حال

تحریر: مولانا محمد منظور نعمانیؒ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کیلئے سب سے زیادہ لذت و سرور اور قلب مبارک کیلئے انتہائی راحت و فرحت کا وقت وہی ہوتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے تھے۔ اس لیے قدرتی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب و روح کی خواہش یہی ہوتی کہ ہر وقت یا زیادہ سے زیادہ اوقات آپ نماز ہی میں مصروف رہیں۔ مگر چونکہ منصب رسالت کے فرائض و وظائف دعوت و تبلیغ تعلیم و تربیت اور ارشاد و ہدایت وغیرہ کی انجام دہی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات خاص کر دن کے وقت کا بڑا حصہ درکار تھا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو امت کے لیے نمونہ بھی بننا تھا۔ اس لیے آپ کے لیے ضروری ہو گیا کہ نماز میں صرف اتنے وقت مشغول رہیں کہ فرائض رسالت بھی پوری طرح ادا ہوتے رہیں اور امت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید و پیروی بھی بہت مشکل نہ ہو۔

نیز اس سے ملتا جلتا ایک اور سبب نماز جیسی عبادات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ مشغول نہ رہنے کا یہ بھی تھا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے یعنی اپنے اوقات کے بڑے حصہ میں نماز میں مشغول رہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تقلید میں یقیناً صحابہ کرام بھی ایسا ہی کرتے اور حکمت تشریع کا یہ اصول ہے کہ اگر پیغمبر اور اس کے متبعین کوئی عبادت اہتمام اور پابندی سے کرنے لگیں تو وہ اس امت پر فرض کر دی جاتی ہے، پس امت پر فرض ہو جانے کے اندیشے کی وجہ سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نمازوں کی کثرت اور پابندی میں احتیاط فرمائی۔

بہر حال ان وجوہ سے دل کی چاہت کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نمازیں خاص کر دن کے اوقات میں بہت زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ گویا آپ کا [illegible] دل کی طلب اور خواہش تو زیادہ سے زیادہ وقت نماز جیسی عبادات میں مشغول رہنے کی تھی لیکن مذکورہ بالا اسباب و مصالح کی وجہ سے اپنے اس شوق کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورا نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کی چاہت کو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امت کی مصلحت پر قربان کر دیا تھا۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت [illegible] کی مختلف موقعوں پر [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] نہیں پڑھی۔ اس کا سبب بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک اصولی بات فرمائی ہے۔ صحیح بخاری میں ان کے الفاظ یہ ہیں۔

ان کان رسول اللہ ﷺ لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم۔ (باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل والنوافل)

اسی کو امام مالک نے موطا میں [illegible] وقد کان یترک کثیرا من العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ المشقۃ علیھم۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے تھے۔ بہت سے اعمال حالانکہ وہ اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہوتے تھے صرف امت کی دقت کے خیال سے۔

بہر حال یہ اسباب تھے جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دل کی چاہت کے باوجود نفل نمازیں بہت زیادہ نہیں پڑھ سکتے تھے۔ محققین نے تمام روایات کی چھان بین کے بعد لکھا ہے کہ اہتمام اور پابندی سے آپ شب و روز میں صرف چالیس رکعت نماز پڑھتے تھے۔ سترہ رکعت (فرض یعنی) نماز اور بارہ رکعت رواتب (یعنی سنن مؤکدہ) جن کی تفصیل یہ ہے کہ فجر سے پہلے دو رکعت، ظہر سے پہلے دو رکعت یا چار رکعت (دونوں ثابت ہیں) ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت، یہ کل دس یا بارہ ہو گئیں۔ اور تہجد کی رکعت وتر کے گیارہ رکعت یا تیرہ رکعت (دونوں ثابت ہیں) ان کی مجموعی تعداد چالیس ہوئی۔ الغرض دن رات میں یہ چالیس رکعتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہتمام اور پابندی سے ادا فرماتے تھے (زاد المعاد) ان کے سوا نوافل میں نماز چاشت اور زوال آفتاب کے وقت کی چار رکعتیں پڑھنا بھی متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے۔

ان کے علاوہ خاص کر رات میں زیادہ نوافل جیسا کہ عرض کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے نہیں پڑھتے تھے کہ امت پر زیادہ بوجھ پڑ جائے۔ نیز ذاتی اور خانگی ضروریات اور منصب رسالت کے دوسرے کاموں سے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ مہلت بھی نہیں ملتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز

رات چونکہ عام طور سے خلوت میں گھر کے اندر گزرتی تھی اور دوسرے کاموں سے رات میں فراغت و فرصت بھی ہوتی تھی، اس لیے رات کی نماز یعنی تہجد آپ اکثر بہت طویل پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں میں ورم آ جاتا تھا۔ صحیحین میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں پر ورم آ گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ اتنا قیام کیوں فرماتے ہیں حالانکہ آپ کی تو اگلی پچھلی سب چیزیں معاف کر دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں عبد شکور نہ بنوں۔" (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے چار رکعتوں میں سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ (یا سورۂ انعام) پڑھیں۔ گویا قریباً سوا چھ پارے پڑھے۔ (ابو داؤد)

اور حضرت حذیفہ ہی کی ایک روایت میں جو صحیح مسلم میں بھی ہے، یہ بھی بیان کیا ہے کہ رات کی نماز میں آپ نے [illegible] جہاں کوئی آیت آئی جس میں اللہ کی تسبیح کا ذکر ہوتا تو وہاں آپ تسبیح کرتے اور جہاں سوال اور دعا کا ذکر آتا تو وہاں آپ دعا کرتے اور جہاں پناہ مانگنے کا ذکر آتا تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذ پڑھتے تھے۔ نیز اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نماز میں جس قدر طویل آپ نے قیام کیا اس کے قریب قریب آپ نے رکوع بھی کیا۔ (صحیح مسلم) [illegible] جا سکتا ہے کہ یہ نماز کتنی طویل ہوئی ہوگی۔

اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ایک رات کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔ آپ نے اتنی طویل نماز پڑھی کہ میرے لیے آپ کے ساتھ کھڑا رہنا سخت مشکل ہو گیا اور میرے دل میں ایک برا خیال آنے لگا۔ کسی نے پوچھا کیا خیال آنے لگا تھا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دوں۔

صحابہ کی ان روایات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کس قدر طویل ہوتی تھی۔ لیکن یہ آپ کا ایسا دائمی معمول نہ تھا اس کے خلاف بکثرت یہ بھی ہوتا تھا کہ [illegible] امت کے لیے آپ کی تقلید و پیروی [illegible] مشکل ہو جاتی۔ اس لیے کبھی کبھی آپ ایسا بھی کرتے تھے کہ رات کا کافی آرام بھی فرماتے اور باقی رات میں تہجد پڑھتے۔ کبھی صرف آخری تہائی رات ہی میں تہجد پڑھتے۔ کبھی پہلے سوتے اور تھوڑی دیر میں اٹھ کر کچھ پڑھتے اور پھر سو جاتے اور پھر اٹھ کر پڑھتے۔ کبھی ایسا بھی کرتے کہ بار بار تھوڑی دیر سو کر اٹھتے اور کچھ پڑھتے۔ اسی طرح بار بار سوتے اور بار بار اٹھ کر نماز پڑھتے۔ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ امت کے ضعفاء بھی آپ کی پیروی کر سکیں۔ ورنہ جیسا کہ عرض کیا گیا آپ کا اصل ذوق اور آپ کے دل کی چاہت یقیناً یہی ہوگی کہ ساری رات نماز ہی میں کھڑے رہیں۔ اسی میں آپ کے قلب کو سکون ملتا تھا، اسی میں روح پاک کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔

[illegible]

بعض صحابہ کرام کا بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کی حالت میں آپ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے [illegible] کی ہنڈیا جوش کھا رہی ہو۔ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] رونے کی وجہ سے ہوتا تھا۔

[illegible] (باقی آئندہ)

نعت
نسیم مصطفیٰ صدیقی، قروا، پرتاپ گڑھ

اس کا ہوگا ذکر ہم پہ چشم کرم تو مدینہ ضرور ایک دن جائیں گے
روضۂ پاک پر ہم ادب سے کھڑے حال دل اپنا رو رو کے سنائیں گے
صبح سے شام تک شام سے صبح تک اس قدر اپنے آنسو بہائیں گے ہم
یا تو ہوگا مداوا مرے درد کا یا وہیں ان کی چوکھٹ پہ مر جائیں گے
عشق احمدؐ میں یوں ہے مری زندگی جیسے بے آب ماہی کوئی ہو پڑی
جانے کب میرے آقا مرے حال پر اپنی شفقت سے احسان فرمائیں گے
جب گئے آپ معراج کے واسطے انبیاء سارے بیت المقدس میں تھے
اک وہاں ہو کے سب نے کہا اے نبی کر سکے پر آج آپ ہی آئیں گے
پہنچے سدرہ تو جبریلؑ نے یوں کہا اے نبی آگے بڑھنے سے عاجز ہوں میں
اس کے آگے بڑھا جو میں نے قدم بے یقیں بال و پر میرے جل جائیں گے
واپسی پر نمازوں کا ہدیہ ملا ساری امت کو رحمت کا تحفہ ملا
مرحبا کی صدائیں نے جدھر کو گیا جانے ایک دن آپ پھر آئیں گے
حشر کا وہ سماں الاماں الاماں نفسی نفسی میں ہوگا ہر اک انس و جاں
پیاری امت کو جب پیاس تڑپائے گی جام کوثر سے تسکین فرمائیں گے
پیارے آقا کے ہر ایک فرمان کو اے نسیم اپنے دل میں بسائے رہو
ورنہ ہوگا ندامت کا جب سامنا وہ شفاعت سے انکار فرمائیں گے

میرے طرف سے بھی اے رہروان راہ حجاز
تمام اہل حرم کو سلام کہہ دینا
دل حمید کے ذرے اڑا کے طیبہ میں
نبی کے خاک قدم کو سلام کہہ دینا

ایک سرکردہ
ہندستانیوں کی پہچان



راجیو گاندھی کے

58 ویں یومِ پیدائش پر
ہزار ہزار سلام

دلّی
سرکار

جمعیۃ علماء ضلع گوڑگانوہ کی مجلس منتظمہ کا اجلاس ملک و ملت بچاؤ تحریک کو کامیاب بنانے کا عہد

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ و سراوستی کا اہم اجلاس

جامع مسجد بلبھ گڑھ میں جمعیۃ علماء ضلع [illegible] نگر کا اجلاس

میوات کی ایک بزرگ شخصیت: حاجی مہتاب خاں

جمعیۃ علماء ... کا اہم [illegible]

مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش کا اہم اجلاس

بقیہ: گجرات انتخابات صفحہ

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ
جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

قسط ۱۳

بقیہ: ملک وملت بچاؤ تحریک صفحہ

بقیہ: اردو ناشرین صفحہ

بقیہ: منظر پس منظر صفحہ

بقیہ: نیوکلیئر دنیا صفحہ

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 26/27 Aug. 2002
30 August - 5 September 2002
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11052/2002

منظر پس منظر

منصور علی خاں کا اداریہ

الیکشن کمیشن — دوہرا معیار — جمہوریت کی آزمائش

الیکشن کمیشن

الیکشن کمیشن نے فساد زدہ صوبہ گجرات میں فوری طور پر اسمبلی انتخابات نہ کرانے کا فیصلہ کرکے ہندوستانی جمہوریت کا بھرم رکھ لیا ہے۔ جمہوریت پسند لوگ شروع سے ہی یہ مطالبہ کررہے تھے کہ گجرات میں جلد اسمبلی انتخابات نہ کرائے جائیں، کیونکہ حالات اس کے لیے سازگار نہیں ہیں۔ ہزاروں فساد زدگان پناہ گزین کیمپوں میں اور ہزاروں ادھر ادھر منتشر ہیں۔ [illegible]

[illegible]

دوہرا معیار

[illegible]

جمہوریت کی آزمائش

[illegible]

آسام و بہار کے سیلاب زدگان کی بھرپور امداد کیجئے۔ جمعیۃ علماء ہند کی اپیل

آسام اور بہار میں سیلاب کی تباہ کاری اور جان و مال کی بربادی جس بھاری پیمانے پر ہوئی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ سیلاب سے بڑی تعداد میں افراد متاثر ہوئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں کی صورت حال بہت ہی سنگین ہے۔ بہار میں لاکھوں ایکڑ علاقے میں کھڑی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں اور سینکڑوں افراد جان بحق ہوچکے ہیں۔ یہی حال آسام کا ہے۔ [illegible]

ایک خاندان کے لیے ایک ہفتہ کی ضروری اشیاء (دال، چاول، آٹا، تیل، نمک وغیرہ) پر ڈھائی سو روپے اور ایک معمولی رہائشی مکان پر دو ہزار روپے کا صرفہ آرہا ہے۔

تمام اصحاب خیر اور ہمدرد حضرات سے اپیل ہے کہ حسب استطاعت جمعیۃ علماء کی امدادی مہم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ [illegible]

(1) جمعیۃ علماء ہند، ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۲ — فون: 011- 3311455, 3317729

نوٹ: چیک اور ڈرافٹ جمعیۃ علماء ہند JAMIAT ULAMA-I-HIND کے نام ارسال کریں۔

جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت، جمعیۃ علماء ہند، ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۲

الجمعیۃ

[illegible]